تعلیماتِ قرآن

ماہ رمضان و شب قدر

إِنَّا أَنزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ج
وَمَا أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ط
لَيْلَةُ الْقَدْرِ لا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ
شَهْرٍ ط

ہم نے (اس قرآن) کو شبِ قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا ہے، شبِ قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے۔ (سورۂ قدر آیات ۱ تا ۳)

حٰمٓ o وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ o لا إِنَّا
أَنزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ
إِنَّا كُنَّا مُنذِرِيْنَ o

حم۔ واضح وروشن کتاب (قرآن) کی قسم ہم نے اس کو مبارک رات (شب قدر) میں نازل کیا۔ بیشک ہم (عذاب سے) ڈرانے والے تھے۔

(سورۂ دخان آیت ۱ تا ۳)

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ
عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ o

اے ایمان والو! روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم (اس کی وجہ سے) بہت سے گناہوں سے بچو۔ (سورۂ بقرۃ۔ آیت ۱۸۳)

...... فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا
أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ
أَيَّامٍ أُخَرَ ط يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ
الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز
وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا
اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ o

تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں اپنی جگہ پر ہو تو اس کو چاہیئے کہ روزہ رکھے اور جو شخص بیمار ہو یا (پھر سفر میں ہو تو اور دونوں میں گنتی پوری کرے۔ خدا تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی کرنا نہیں چاہتا اور (شمار کا حکم اس لئے دیا ہے) تاکہ تم (روزوں کی) گنتی پوری کرو اور تاکہ خدا نے جو تم کو راہ پر لگا دیا ہے اس نعمت پر اسکی بڑائی کرو اور تاکہ تم شکر گذار بنو۔

(سورۂ بقرہ آیت ۱۸۵)

...... وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ
لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ
أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ ج

...... اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) کالی دھاری سے (آسمان پر پورب کی طرف)، تمہیں صاف نظر آنے لگے پھر رات تک روزہ پورا کرو۔ (سورہ بقرۃ آیت ۱۸۷)

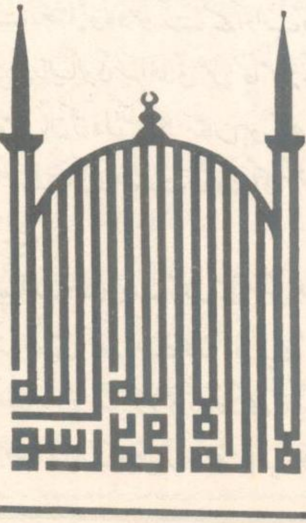

بقیہ: اداریہ

خداوندی کرنے والے، خوفِ خدا میں گریہ وزاری کرنے والے، انسانی فضائل وشرف کے حصول کی کوشش کرنے والے مسلمانوں کے سماجی اور سیاسی معاملات کی گہری اطلاع رکھنے والے اور دنیا میں خدا کے اس مقدس دین کی تڑپ رکھنے والے لوگوں کے لئے یہ کوئی دشوار کام نہیں ہے۔ ان

ماہِ رمضان ان لوگوں کیلئے مقابلے کا میدان ہے جو جہادِ اکبر کے محاذ پر ازان صبح سے لیکر غروب آفتاب تک اپنے پروردگار کی بندگی میں مصروف رہتے ہیں

حقائق کی روشنی میں امام خمینی ارشاد فرماتے ہیں "بیت المقدس مسلمانوں کی ملکیت ہے۔ یہ انھیں واپس ملنی چاہیئے"، ایک جگہ قدس کی عظمت و اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے امام خمینی کہتے ہیں "یوم قدس ایک عالمی دن ہے، اس دن کو صرف قدس سے خصوصی نسبت دینا مناسب نہیں بلکہ یہ ظالموں سے مظلوموں اور پسماندہ لوگوں کے مقابلے کا دن ہے۔ اس دن دنیا کے تمام کمزور اور پسماندہ لوگوں کو ظلم سے مقابلے کی پوری تیاری کرنی چاہیئے تاکہ وہ ظالموں کی ناک رگڑ دیں۔ یہ وہ اہم دن ہے جو مومن اور منافق کے درمیان موجود فرق کو واضح کردے گا۔ صاحبِ ایمان افراد اس دن کو یومِ قدس کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اپنے فرائض پر بخوبی عمل کرتے ہیں۔ اس کے برخلاف بڑی طاقتوں سے درپردہ آشنائی رکھنے والے منافقین اور اسرائیل سے دوستی رکھنے والے نام نہاد مسلمین یوم قدس سے اپنی بے توجہی کا اظہار کرتے ہیں اور ملتِ اسلامیہ کو اسلامی مظاہروں کے اہتمام کی اجازت نہیں دیتے۔ یوم قدس پسماندہ اقوام عالم کی قسمت کے فیصلے کا دن ہے لہٰذا پسماندہ و کمزور اقوام عالم کو چاہیئے کہ وہ اس موقع پر بڑے ظالموں کے مقابلے میں اپنے وجود کا اعلان کریں۔ یوم قدس وہ اہم دن ہے جس میں ہم سب کو بیت المقدس کی آزادی کی فکر کرنی چاہیئے تاکہ مظلومی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے لوگوں کو آزادی حاصل ہوسکے۔ اس دن ہمیں دنیا کے تمام کمزور و پسماندہ مظلوموں کو ظالم کے چنگل سے نجات دلانے کی فکر کرنی چاہیئے۔ یوم قدس کے موقع پر ہمیں تمام بڑی طاقتوں کو یہ وارننگ دے دینی چاہیئے کہ وہ مستضعفین پر کئے جانے والے مظالم سے دستبردار ہوجائیں اور اپنے کام سے کام رکھیں۔ یومِ قدس کے موقع پر ہمیں دنیا والوں کو اس حقیقت سے باخبر کردینا چاہیئے کہ اسرائیل بشریت کا جانی دشمن ہے اسی لئے یہ ہر روز انسانیت سوز حرکتیں کرتا رہتا ہے اور جنوبی لبنان و دیگر مقامات پر ہمارے بیگناہ بھائیوں کا قتل عام کرتا رہتا ہے"۔

درحقیقت دوسری عالمی جنگ کے اہتمام کے ذریعہ بین الاقوامی صہیونیت کا مقصد محض ایک چھوٹے سے ملک اسرائیل کی تشکیل نہ تھا بلکہ یہ خطرناک اسلام دشمن منصوبے کا ایک مختصر حصہ تھا۔ تمام لوگ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ بین الاقوامی صہیونیت کا منظم منصوبہ کم ازکم دریائے نیل سے دریائے فرات تک کے تمام علاقوں پر اپنا قبضہ جمانا ہے۔ اس طرح صہیونیت کا ارادہ ہے کہ تیل کے عظیم ذخائر پر قبضہ کرکے وہ ایک عظیم یہودی مملکت کا خواب پورا کرلے اور ایک انتہائی خوفناک بڑی طاقت کی حیثیت سے ساری دنیا پر اپنی حکومت قائم کرلے اور ساری دنیا پر لوٹ مار وقتل وغارتگری کا بازار گرم کردے۔ اپنی صہیونی سیاست کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صہیونیت کے سامنے جو مراحل ہیں انھیں مختصر لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے۔

۱۔ صہیونیت نے اپنی انسانیت سوز سیاست

اسلام صرف عبادت اور عرفانی ترقی کا متقاضی نہیں بلکہ یہ سیاسی اور سماجی وقار کی حفاظت و بحالی کا بھی مطالبہ کرتا ہے

کے پہلے مرحلے میں فوجی حملہ وقتل وغارتگری کے ذریعہ سرزمین فلسطین کے ایک حصے پر اپنا قبضہ جما لیا اور چند برسوں کے بعد امریکہ اور اسکے دوستوں کی براہِ راست حمایت اور روس کی بالواسطہ سرپرستی کے ذریعہ وہ اس علاقہ میں پوری طرح ثابت قدم ہوگئی اور ٹھیک اس وقت جب جمال عبدالناصر اپنی (PAN ARABISM) سیاست کے سایہ میں اسرائیل سے مقابلے کیلئے تمام عرب ملکوں کو متحد کرنے کی کوشش میں ہمہ تن سرگرم تھے صہیونیت نے ۱۹۶۷ء میں اپنے وسیع حملے کے ذریعہ مصر لبنان اور اردن کے بہت بڑے علاقے پر قبضہ کرلیا اور

بیت المقدس کو بھی پوری طرح غصب کر لیا! اسی طرح ۱۹۸۲ء میں اس نے لبنان پر پھر دھاوا بول دیا اور اس اسلامی ملک پر قبضہ قائم کر کے اس نے اپنی وسعت پسند سیاست کو عملی جامہ پہنا دیا۔

۲۔ فوجی کارروائی کے ذریعہ اسلامی ممالک پر قبضے کی خواہش رکھنے والی اسرائیلی حکومت کے پاس فوجی طاقت کی کمی تھی۔ اس کے اسرائیلی فوجیوں میں جنگی حوصلے کا بھی فقدان تھا۔ لہٰذا اپنے شرمناک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس نے دوسری ترکیب نکالی، اور علاقے کے سربراہان مملکت کو شرمناک سازش کے جال میں پھنسا کر اس نے صہیونی تسلّط کی اشاعت کا کام انجام دینا شروع کر دیا۔ اس سازش کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ علاقے کے سربراہان

> **اطمینان رکھیئے**
> اگر آپ لوگوں نے
> ایسی ہی
> سستی اور کاہلی کا مظاہرہ
> جاری رکھا تو صہیونی ظالم
> دریائے فرات تک پہونچنے
> کا ارادہ رکھتے ہیں

مملکت آہستہ آہستہ اسلام دشمن اسرائیلی حکومت سے صلح کے لئے آگے بڑھنے لگے۔ واضح رہے کہ امّت اسلامیہ صہیونیت کی وسعت پسند سیاست کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ رہی ہے لہٰذا صہیونی سازش کے نتیجے میں اکثر عربی ممالک کے سربراہ اپنے کندھوں پر اسرائیل کی مخالفت کا پرچم بلند کرتے ہوئے یہ ڈھونگ رچانے لگے کہ ہم بیت المقدس کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس تظاہر کا مقصد یہ تھا کہ ان کے ملک کے مسلمانوں کے درمیان

ہم سب ملکر جائیں گے اور بیت المقدس میں نماز پڑھیں گے۔ انشاللہ۔ (امام خمینی)

اسرائیل کے خلاف نفرت و بیزاری کی بھڑکتی ہوئی آگ ٹھنڈی پڑ جائے۔ صرف یہی نہیں بلکہ قدس کی آزادی کا مطالبہ کرنے والے مسلمانوں سے یہ کہا گیا کہ تم لوگ خاموش رہو اور اسرائیل کیخلاف جدوجہد کی ذمہ داری حکومت کے سپرد کر دو۔ عوام کو اس جدوجہد کی الجھن میں نہ پڑنا چاہیئے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ۱۹۷۹ء میں اسلامی کانفرنس نامی تنظیم کی تشکیل کی گئی۔ صرف یہی نہیں بلکہ فلسطینی عوام سے بھرپور حمایت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اور ان کے وطن کی آزادی کا نعرہ بلند کرتے ہوئے قدس کمیٹی اور قدس فنڈ جیسے اداروں کی تشکیل بھی عمل میں آگئی۔ دوسری طرف اسرائیلی حکومت خاموش نہیں بیٹھی بلکہ وہ علاقے کے بعض عرب حکمرانوں سے سازش کر کے فلسطینی عوام کے مجاہدانہ جذبات کو ٹھنڈا کرنے میں مصروف ہو گئی۔ اسکے بعد علاقے کی حکومتوں نے ایسے عملی اقدامات کئے کہ تنظیم آزادیٔ فلسطین کو فلسطینی مظلوموں کا واحد ترجمان شمار کیا جانے لگے۔ اس کے بعد ان سربراہان

مملکت نے اس تنظیم پر گہری چوٹ لگا کر اس سے اسرائیل کے خلاف جدوجہد کی صلاحیت چھین لی۔ جارڈن میں فلسطینی عوام کا قتل عام اور وہاں سے ان مظلوموں کا اخراج: بیروت میں تنظیم آزادیٔ فلسطین کے لیڈروں کا قتل، لبنان میں فلانجسٹ پارٹی کی تشکیل اور صبرا و شتیلا میں آوارۂ وطن فلسطینی عوام کے کیمپوں پر بمباری اور بے گناہوں کا وحشیانہ قتلِ عام اسرائیلی سرگرمیوں کا اہم حصہ ہیں اور آخرکار تنظیم آزادیٔ فلسطین کو جو چیز حاصل ہوئی وہ یہ تھی کہ اسرائیل اور امریکہ نے اعلان کیا کہ ہم اس تنظیم کو سرکاری طور پر فلسطینی عوام کی نمائندہ جماعت نہیں تسلیم کرتے اور فلسطین کے سلسلے میں کیجانیوالی کسی کانفرنس میں اس تنظیم کی نمائندگی کے سخت مخالف ہیں۔

اگرچہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ فلسطین اور بیت المقدس کی آزادی کا مسئلہ مذاکرہ و گفتگو کے ذریعہ نہ طے ہو سکا ہے اور نہ ہی آئندہ طے ہو سکے گا۔ بلکہ اس سلسلے میں اب تک جتنے بھی

اجتماعات ہوئے ہیں ان میں اسرائیل کی ظالمانہ روش اور نکھر کر سامنے آئی ہے اور اسکے باوجود اس حکومت کو قانونی حیثیت دینے والے ممالک کی تعداد میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ مثال کے طور پر کیمپ ڈیوڈ معاہدہ اور مصری حاکم انور سادات کے ذریعہ اسرائیل کو قانونی طور پر تسلیم کئے جانے کے بعد اسلامی ملکوں نے یہ فیصلہ کیا کہ حکومت مصر کی خیانت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اسے اسلامی کانفرنس تنظیم سے باہر نکال دیا جائے اور مصری حکومت سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مقبوضہ فلسطین مشرق وسطیٰ میں امریکہ اور سامراجی طاقتوں کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ لہٰذا اس نے اپنی بھرپور کوشش اور سازشانہ اقدام کے ذریعہ اسلامی ممالک کے حاکموں کو اس بات پر راضی کر لیا کہ مصر کو اسلامی ممالک کی برادری میں دوبارہ شامل کر لیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بہ الفاظ دیگر مصر کے بعد دیگر نام نہاد اسلامی حکومتوں نے غاصب اسرائیلی حکومت کی تائید کر دی اور فلسطینی مسلمانوں کے حقوق کو بے رحمی کے ساتھ پامال کر دیا۔

بیت المقدس پر غاصبانہ تسلط کی حامل اسرائیلی حکومت کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہے کہ

۱۔ امتِ اسلامیہ عالم اس حکومت کو قانونی طور پر کبھی نہ تسلیم کرے گی بلکہ ایک ہمہ جہتی نبرد آزمائی کے ذریعہ وہ اس اسلام دشمن حکومت کو نابود کر دے گی۔

۲۔ انقلاب اسلامی ایران نے اپنی کامیابی کے فوراً بعد فلسطین اور بیت المقدس کی آزادی کی پرزور تحریک شروع کر دی اور ان لوگوں کو امتِ اسلامیہ عالم کے سامنے بے نقاب کرنا شروع کر دیا جو بات چیت اور مذاکرہ کے ذریعہ فلسطین کی آزادی کا ڈھونگ رچاتے ہوئے فلسطینی مظلوموں کیساتھ خیانت کر رہے ہیں اور امریکہ و اسرائیل کو فائدہ پہونچانے میں ہمہ تن سرگرم ہیں۔ لیکن آزادئ قدس کی یہ تحریک اسی جگہ ختم نہیں ہوتی۔ چونکہ ہمارا عقیدہ و ایمان ہے کہ آزادئ قدس کے لئے غاصب کی نابودی، اسلامی اقوام کے درمیان اتحاد اور اسرائیلی حکومت کے خلاف فوجی اقدام جیسی چیزیں بہت ضروری ہیں۔ لہٰذا امام خمینی کی عظیم

> اگرچہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ فلسطین اور بیت المقدس کی آزادی کا مسئلہ مذاکرات و گفتگو کے ذریعہ نہ طے ہو سکتا ہے اور نہ ہی آئندہ طے ہو سکے گا بلکہ اس سلسلے میں ابتک جتنے بھی اجتماعات ہوئے ہیں ان میں اسرائیل کی ظالمانہ روش اور نکھر کر سامنے آئی ہے

قیادت میں سپاہ قدس اور صہیونیت کے خلاف متحدہ اسلامی محاذ کی تشکیل عمل میں آچکی ہے اور اسلامی جمہوریۂ ایران اپنی قدس نامی فوجی ٹولی کے ساتھ فلسطین کی آزادی کیلئے آگے قدم بڑھانے کے لئے ہمہ تن آمادہ ہے اور قائد انقلاب اسلامی ایران امام خمینی اپنی تقریروں میں صہیونیت کے شر سے اسلام کے تحفظ پر برابر تاکید کرتے رہے ہیں اور آزادی فلسطین کے لئے مناسب و موثر راہوں کی نشاندہی بھی کرتے رہتے ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے میں عالمی یوم قدس کی تشکیل ان موثر راہوں میں سے ایک ہے۔ موضوع کی مناسبت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اس مقالے کے آخر میں آزادی قدس کے سلسلے میں ان کے اقوال و نظریات کا خلاصہ حاضر خدمت ہے

"اقوام عالم کو ان مسائل کی طرف خود توجہ کرنی چاہیئے اور ان وحشیانہ مظالم کے خلاف انقلاب برپا کرنا چاہیئے انھیں اپنی حکومتوں سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے کیونکہ ان میں سے اکثر بڑی طاقتوں کی سازش کا جز ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ کی وحشیانہ اور اسلام دشمن ظالمانہ روش میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے لیکن نام نہاد اسلامی حکومتوں پر مسلمانوں کے قتل عام کا کوئی اثر نہیں ہے۔ اگر ان حاکموں میں سے کسی ایک کی زبان پر کوئی بات آجاتی ہے تو اس کا عمل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔"

"لوگوں کو توجہ کرنی چاہیئے اور تمام مسلمانوں کو غور و فکر سے کام لینا چاہیئے کہ یومِ قدس وہ اہم دن ہے جو جملہ اقوام عالم اور ملتِ اسلامیہ عالم کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے لہٰذا اس اہم دن کو زندہ رکھنا چاہیئے۔ اگر چاروں طرف سے ملتِ اسلامیۂ عالم کی زبان پر یہ نعرہ بلند ہو جائے کہ رمضان المبارک کا آخری جمعہ یومِ قدس ہے اس موقع پر تمام مسلمانوں کو اسلامی اجتماعات اور مظاہروں کا اہتمام کرنا چاہیئے وہ دن دور نہیں کہ ان اجتماعات اور مظاہروں کے ذریعہ ہم ان اسلام دشمن طاقتوں کا بھرپور جواب دیں گے اور اسلامی علاقوں سے دشمن کے ناپاک وجود کا خاتمہ کر دیں گے۔ سردست مسلمان سستی اور کاہلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ملتِ اسلامیہ اس مسئلہ سے

بے توجہی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ آزادی قدس کی اسلامی تحریکوں کی رفتار کم ہے اور اس سلسلے میں مظاہروں کی تعداد اور انکی سطح بھی زیادہ بلند نہیں ہے اسرائیل جب یہ دیکھتا ہے کہ ملت اسلامیہ باہمی اختلافات کا شکار ہے، حکومت مصر اس کی حمایت و پشت پناہی میں سرگرم ہے اور عراقی بعثی حکومت اُسے ہر طرح کی سہولت فراہم کرنے کے لئے آمادہ ہے تو اس کی غیر معمولی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور وہ اپنے اسلام دشمن منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں بڑے اطمینان سے پیش قدمی کرتا ہے۔ اطمینان رکھئے اگر آپ لوگوں نے ایسی ہی سستی اور کاہلی کا مظاہرہ جاری رکھا تو یہ صیہونی ظالم دریائے فرات تک پہونچنے کا ارادہ رکھتے ہیں"۔

"مجھے امید ہے کہ امتِ اسلامیہ یوم قدس کی عظمت و بزرگی کا احترام کرے گی اور رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو یوم قدس کے سلسلے میں عظیم اسلامی اجتماعات اور مظاہروں کا اہتمام کریں گے۔ اور مسجدوں سے بیت المقدس کی آزادی کا فلک شگاف نعرہ بلند کریں گے۔ جیسے ہی دنیا کے ایک ارب مسلمانوں کی آواز بلند ہوگی تو اسرائیل ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اسرائیل مسلمانوں کی اس انقلابی آواز سے بہت خوفزدہ ہے۔ اگر مسلمان اس بات کو بخوبی سمجھ لیں کہ ہمارے وجود کا خالق و مالک خداوند عالم ہے اور ہمیں خدا کے لئے زندگی بسر کرنی چاہئے تو ان کے دل میں کسی قسم کا خوف باقی نہ رہے گا اور اس کے بعد اسرائیل میں پیش قدمی کی ہمت نہ رہے گی۔ ہمیں اسرائیل کو عرب اور اسلامی علاقوں سے باہر نکال دینے کا اٹل فیصلہ کر لینا چاہئے اور صرف اس بات پر اکتفا نہ کرنا چاہئے کہ وہ بیت المقدس کو اپنی حکومت کا مرکز یا دار السلطنت نہ بنائے۔ خداوند عالم ہم لوگوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ایک دن ہم لوگ بیت المقدس میں نماز ادا کریں۔ ہمیں امریکہ کے فریب کا شکار نہ ہونا چاہئے اور ایسے اجتماعات کے چکر میں نہ پڑنا چاہئے جن میں ہم سے زبانی حمایت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ان اجتماعات کا مقصد ہمارے حقوق کی پامالی ہے ہمیں اس دھوکہ میں ہرگز نہ پڑنا چاہئے۔ ہر شخص کو اپنی ذاتی ذمہ داری کے تحت انقلاب برپا کرنا چاہئے۔ تمام مسلمانوں کو ان دشمنوں کے خلاف انقلابی سرگرمیوں سے کام لینا چاہئے۔ مسلمانوں کو یہ نہ سوچنا چاہئے کہ ان کی حکومت اس سلسلے میں کوئی عملی قدم اٹھائے گی۔ حکومتوں کو ان مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں ہے، مسلمانوں کو از خود یہ کام انجام دینا ہے کسی دوسری بڑی طاقت کی آغوش میں پناہ لینے سے کوئی کام بننے والا نہیں، یہ سب اس بھیڑیئے کی طرح ہیں جس کی فطرت ہی یہ ہے کہ آدم خوری کرے۔ یہ سب بڑی طاقتیں ہمیں لقمۂ تر کی طرح نگل جانا چاہتی ہیں لہٰذا آپ لوگوں کو اپنی حفاظت کی فکر کرنی چاہئے۔ اپنے پروردگار کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنا چاہئے۔ اپنے مقدس دین اسلام کی طرف متوجہ رہنا چاہئے اور اسلام کی حفاظت و خوشنودئ پروردگار کی خاطر انقلاب برپا کرنا چاہئے۔ اسلام اور خدا کی خاطر پیش قدمی سے کام لینا چاہئے۔ انشاء اللہ آپ لوگوں کی کامیابی یقینی ہے...."

اگرچہ یوم قدس اپنے ظاہری خدوخال کی مناسبت سے دوسرے دنوں کی طرح ایک دن ہے لیکن درحقیقت یہ اسرائیل اور اسکی حمایت کرنے والے رجعت پسند حکمرانوں کیلئے موت کی گھنٹی ہے جس کی آواز عالمی فضا میں گونج رہی ہے یوم قدس ابتدائی مرحلے میں اسرائیل کو اسلام، قرآنِ مجید اور مسلمانوں کے جانی دشمن کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ ان رجعت پسند حکمرانوں کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے جو مسلمانوں کے دل سے اسرائیلی وحشیانہ مظالم کی یاد کو محو کر دینا چاہتے ہیں اور دوسری منزل میں یہ یوم قدس اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلامی سرزمین فلسطین اور اور بیت المقدس کی آزادی کے لئے حتی الامکان کوشش کرنا مسلمانوں کی شرعی ذمہ داری ہے۔

بیت المقدس کی عظمت و اہمیت سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا اور اس سے مسلمانوں کو بے توجہ نہیں رکھا جا سکتا۔ بیت المقدس مسلمانوں کا قبلۂ اوّل ہے اور صیہونی چنگل سے اس کی آزادی کا واحد راستہ اسرائیل مردہ باد کی آواز ہے، جیسے اسلامی جمہوریہ ایران نے عالمی کفر کے خلاف اپنی جدوجہد کی فہرست میں سب سے اوپر جگہ دی ہے اس کے ساتھ ہی اسلامی ممالک کے سربراہوں کی سیاسی بازیگری سے بھی کنارہ کشی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اسرائیل مردہ باد کی آواز نام نہاد مسلمان سربراہوں کی خیانت کارانہ روش سے علیحدگی کے علاوہ مسلمانوں کو اتحادِ باہمی سے کام لینے کی ضرورت ہے فلسطینی مجاہدوں کو اپنی قوم اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہوئے مشرق و مغرب کی عظیم طاقتوں سے ناوابستگی کے ساتھ استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور یہ عقیدہ و ایمان رکھنا چاہئے کہ انھیں اسلام اور قرآن کے سایہ میں کامیابی حاصل کرنی ہے اس کے علاوہ اسلامی ممالک اگر اسرائیل اور اس کی حمایت کرنیوالے ملکوں کو تیل سپلائی کرنا بند کر دیں تو اس اقدام کے ذریعہ بھی آزادئ قدس کی زمین ہموار ہو سکتی ہے مختصر لفظوں میں یہ سمجھ لیجئے کہ بیت المقدس کی نجات کی واحد راہ "راہِ اسلام" ہے۔ ●

والسلام